



سوال

(20) رنڈی اور بازاری عورت کی توبہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت چند پشت سے بازاری رنڈی تھی اس سے اسی حالت میں دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کے بعد اس رنڈی کو خداوند کریم نے ہدایت دی وہ اس کا رب سے تائب ہوئی اور اس کی اولاد بھی تائب ہوئی اس کی لڑکی نے شریف خاندان کے ایک آدمی سے نکاح کر لیا۔ اور اس کے دونوں لڑکے تعلیم میں مشغول ہو گئے اور بڑے کاموں سے پورے پورے تائب ہو گئے اب وہ تینوں قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز روزہ وغیرہ احکام دین کی پابندی رکھتے ہیں جیسے کہ اور مسلمان رکھتے ہیں کیا وہ مسلمان ہیں اور ان سے مل کر کھانا جائز ہے یا نہیں اور ان سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملنے جلنے کے لیے شریعت اجازت دیتی ہے یا نہیں جو لوگ ان کو مسلمان خیال کرتے ہیں وہ راستی پر ہیں یا جو ان سے نفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ ان سے کلام کرنا بھی درست نہیں سمجھتے وہ راستی پر ہیں۔ ینوا تو جروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے شک وہ مسلمان ہیں اور ان سے مل کر کھانا پینا بلاشبہ جائز ہے اور ان سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملنے جلنے کے لیے شریعت اجازت دیتی ہے اور جو لوگ ان کو مسلمان خیال کرتے ہیں وہ راہ حق پر ہیں اور جو لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں اور ان سے کلام کرنے کو بھی درست نہیں سمجھتے ہیں وہ باطل اور ضلالت کے راستے پر ہیں اور شریعت سے جاہل ہیں حدیث شریف میں ہے :

"عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم - : "كل من آدم خطاءً وخير الخطايا الثبوتون [1]"

(رواہ ترمذی - وابن ماجہ - والدارمی)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر بنی آدم خطا کرنے والا ہے اور خطا کرنے والوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں پس جب ان لوگوں نے لپٹنے کا رب سے توبہ کی تو سب خطا کاروں سے بہتر ہوئے و نیز ایک روایت میں آیا ہے :

"عبداللہ بن مسعود عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الطيب من الذئب لمن لا ذنب له) [2]"

یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جس نے گناہ ہی نہیں کیا ہے پس جب توبہ کرنے کی وجہ سے ان پر گناہ ہی نہ رہا اور بے گناہ ٹھہرے تو اب ان سے مل کر کھانا پینا



اور ان سے ملنا جلنا اور سلام وکلام کرنا سب کچھ جائز ہے اور ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم حررہ علی احمد عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق :-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

فَإِنْ تَابَا وَأَتُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَأَخُوْنَكُمْ فِي الدِّينِ ... ۱۱ سورة التوبة [3]

یعنی اگر کافر لوگ اپنے کفر سے توبہ کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار اور مشرکین اپنے کفر و شرک سے توبہ کریں تو وہ توبہ کرنے کے بعد ہمارے دینی بھائی ہو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کل معاملہ و برتاؤ مسلمانوں کا کرنا ضروری ہو جاتا ہے تو اگر مسلمان بدکار اپنے کاربند سے توبہ کریں، اور نماز روزہ وغیرہ احکام شرعیہ کی پابندی رکھیں تو وہ بدرجہ اولیٰ ہمارے دینی بھائی ہوں گے اور ان کے ساتھ دیگر مسلمانوں کی طرح کھانا پینا اور ان سے ملنا جلنا اور ان سے سلام کرنا وغیرہ بدرجہ اولیٰ ضروری ہوگا بناء علیہ صورت مسؤلہ میں عورت مذکورہ اور اس کی تینوں اولاد مسلمان ہیں اور تمام مسلمانوں کے وہ دینی بھائی بہن ہیں اور ان سے مل کر کھانا پینا جائز ہے اور ان سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملنے جلنے کی شریعت اجازت دیتی ہے۔ بلکہ ضروری بتاتی ہے اور جو لوگ ان سے نفرت رکھیں اور ان سے سلام وکلام کرنے کو اور ان سے ملنے جلنے کو نادرست سمجھیں وہ صریح غلطی پر ہیں اور راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو راہ پر لادے واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمان المبارک کفوری عفا اللہ عنہ۔

[1] - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بنی آدم گنہگار ہیں اور بہترین گناہگار توبہ کرنے والے ہیں۔

[2] - گناہ سے توبہ کرنے والا اسی طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

[3] - اگر وہ توبہ کریں نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔

هدا ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نذیریہ

جلد: 2، کتاب التوبہ: صفحہ: 68

محدث فتویٰ